بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

سیدی حضرت شیخ الحدیث مولانا محمد زکریا مہاجر مدنی قدس سرہ کی خدمت میں

حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانوی شہید رحمۃ اللہ علیہ نے عہد نبوت کے ماہ وسال

مصنفہ علامہ مخدوم محمد ہاشم سندھی رحمۃ اللہ علیہ کا اردو ترجمہ پیش کیا تھا،

اور حضرت شیخ نور اللہ مرقدہ نے بڑے اہتمام سے مجلس میں اس کتاب کو سنا تھا۔

اور حضرت نے یہ ارشاد فرمایا کہ ''سنین کی ترتیب سے سیرت پر

کتاب تصنیف ہونی چاہئے۔''

میں نے عرض کیا کہ ''میں واپسی کے بعد ان شاء اللہ کوشش کروں گا۔''

اگلے سفر میں چند ایک ابواب جو میں لکھ سکا تھا، لے کر پہنچا اور تبرکاً حضرت کو اس کا

کچھ حصہ سنایا بھی تھا۔

ان دنوں دائیں ہاتھ میں مجھے تکلیف تھی،

اس لئے میں نے وہ مسودہ مولانا بلال صاحب باوا سے لکھوایا تھا اور

اسی میں سے حضرت کو سنایا تھا۔ اب تک بھی وہ مسودہ ان کے ہاتھ کا لکھا ہوا محفوظ ہے۔

مگر بقول حضرت شہید لدھیانوی رحمۃ اللہ علیہ کہ 'ناقص کا ہر کام ناقص ہوتا ہے'،

ربع صدی سے زیادہ گذرنے پر بھی اپنی نحوستیں آڑے آتی رہیں

اور اس کتاب کی تکمیل سے محرومی رہی۔

فانا للّٰہ وانا الیہ راجعون

یوسف متالا

''قرآن کے رموز اور اسرار کو تو دیکھو!

وہاں کیا فرمایا، وَ الیَّلِ اِذَا یَغشیٰ وَ النَّھَارِ، لیل پہلے، نہار بعد میں۔ اور یہاں والضحیٰ میں کیا فرمایا، و الضحیٰ . و الیل. ضحیٰ پہلے اور، دن پہلے اور لیل بعد میں۔ اوپر کے بالکل مخالف، دونوں سورتوں میں۔ ایسا کیوں؟

ان دونوں سورتوں کے بعد جیسے ہی والضحیٰ کے آخر میں پہنچتے ہیں،

تو آپ نے یہاں تکبیر سنی ہوگی اللہ اکبر اللہ اکبر لا الہ الا اللہ واللہ اکبر اللہ اکبر وللہ الحمد۔

جیسا کہ آج ہم مسلمانوں کی عید ہے اور تکبیر پڑھی جاتی ہے، مگر وہ کل کائنات کی عید تھی کہ نور محمدی کے ظہور کی والضحیٰ کے ذریعہ خبر دی گئی تھی۔

جیسا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا جب کہ کفار مشرک نعرہ لگا رہے تھے اعل ھبل، کہ ہمارا ہبل بلند ہو گیا، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ نعرہ کا جواب نعرہ سے دو۔

کہو اللّٰہ اعلیٰ و اجل۔

تو اسی طرح یہاں سرکارِ دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشاد کا مفہوم ہے کہ سورۃ تم نے پڑھ لی والضحیٰ پوری کر لی، تو اب کہو اللہ اکبر! آپ نے دیکھا کہ قراء پڑھتے ہیں، کیا پڑھتے ہیں؟

اللہ اکبر، اللہ اکبر، لا الہ الا اللہ واللہ اکبر۔ جو آج کی تکبیر ہے، اُس سورۃ پر ختم پر پڑھی جاتی ہے اور اس لئے یہاں نعرۂ تکبیر بلند کیا جاتا ہے اور تکبیر پڑھی جاتی ہے۔

سرکارِ دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم پر یہ سورۃ، سورۃ والضحیٰ نازل ہوئی۔ ہم کیا کہتے ہیں اس سورۃ کو، سورۃ والضحیٰ۔ اس کا دوسرا نام ہے، سورۂ محمد، اللہ اکبر! اس سورۃ کا نام ہی ہے سورۃ محمد۔ کیوں؟ مفسرین لکھتے ہیں کہ جو اُس میں والضحیٰ ہے، یہ سرکارِ دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم سے جو دنیا میں نور کی شعاعیں پھیلیں، اس نور کی اِس میں خبر ہے۔

اعوذ بالله من الشيطان الرجيم

بسم الله الرحمن الرحيم

وَ الضُّحیٰ. وَ الیَّلِ اِذَا سَجی. مَا وَ دَّعَکَ رَبُّکَ وَ مَا قَلیٰ.

وَ لَلآخِرَةُ خیرٌلَکَ مِنَ الْاُوْلیٰ. وَ لَسَوْفَ یُعْطِیْکَ ربُّکَ فَتَرْضیٰ.

اَلَمْ یَجِدْکَ یَتِیْماًفَآوَیٰ. وَ وَجَدَکَ ضَالاًّ فَهَدَیٰ. وَ وَجَدَکَ عَائِلاً فَاَغْنیٰ.

فَاَمَّا الْیَتِیْمَ فَلَا تَقْهَرْ. وَ اَمَّا السَّائِلَ فَلَا تَنْهَرْ. وَ اَمَّا بِنَعْمَةِ رَبِّکَ فَحَدِّث.

○

اللّٰه اکبر اللّٰه اکبر لا اله الا اللّٰه واللّٰه اکبر اللّٰه اکبر وللّٰه الحمد

○

قال ابو الحسن سمعت عکرمة بن سلیمان یقول:

قرأت علی اسماعیل بن قسطنطین،

فلما بلغت والضحٰی قال کبّر عند خاتمة کل سورة حتی تختم،

فانی قرأت علی عبد اللّٰه بن کثیر، فلما بلغت والضحٰی قال کبّر حتی تختم،

واخبره عبد اللّٰه بن کثیر انه قرأ علی مجاهد فأمره بذلک،

واخبره مجاهد ان ابن عباس رضی اللّٰه عنهماامره بذلک،

واخبره ابن عباس ان ابی بن کعب امره بذلک،

واخبره ان النبی صلی اللّٰه علیه وسلم اخبره بذلک.

اخرجه الحاکم وصححه وابن مردویه والبیهقی فی شعب الایمان

من طریق ابی الحسن البزی المقری

○

ما عاشقِ ظہورِ جمالِ محمدیم سرمست از شرابِ وصالِ محمدیم
از آفتابِ حشر نداریم غم کہ ما در زیرِ ظلِ مہرِ جلالِ محمدیم
اہلِ سلامتیم ازاں رو ز صدقِ دل در قول و فعل مال بحالِ محمدیم
از بہرِ کارسازی ما ایں قدر بس ست کز صدقِ خاکپائے بلالِ محمدیم
با صد ہزار شوق و طرف تا بروزِ حشر ما بندۂ جمالِ کمالِ محمدیم

صآبر ز فرق تا بقدم گشتہ ایم گوش
از ذوق در ہوائے مقالِ محمدیم

مخدوم علاء الدین علی احمد صآبر کلیری المتوفی: ۶۹۰ھ

سید و سرور و وقارِ حرم عظمتِ کعبہ و دیارِ حرم
حُسنِ تخلیق و باعثِ تخلیق نازشِ دو جہاں، قرارِ حرم
فقر سرمایہ، بوریہ بستر بے زر و سیم، تاجدارِ حرم
ضامنِ عصمتِ بنائے خلیل پاسبان و نگاہ دارِ حرم
مَـنْ رَاٰنِـیْ فَـقَـدْ رَأَی الْـحَق گفت خاتمِ انبیاء، نگارِ حرم
فخرِ کونین، فخرِ موجودات تیرا کوچہ ہے افتخارِ حرم
تیری تکبیر اور تری تہلیل نغمۂ سازِ آبشارِ حرم
صاحبِ لطف و جود و خُلقِ عظیم مجھ کو بھی بخش دے جوارِ حرم
دے جگہ اپنے آستاں کے قریب کر عطا کوئی ریگ زارِ حرم
میں بھی ہوں گلشنِ محبت میں گل نورستۂ بہارِ حرم
نغمہ خواں، نغمہ ساز، نغمہ سرا بلبلِ گلشن بہارِ حرم
دست بکشاد و دست گیری کن طے نہ یوں ہوگی رہگذارِ حرم
پا شکستہ بھی ہوں، ملول بھی ہوں نظرِ لطف! شہریارِ حرم
المدد المدد شہِ کونین وقتِ نصرت ہے، غمگسارِ حرم
الغیاث الغیاث میرِ عرب آج خطرے میں ہے وقارِ حرم
متحد ہیں یہود بہر قتال منتشر جملہ شہسوارِ حرم
ہیں کلیسا و دیر شیر و شکر زہر آلود خلفشارِ حرم
اب دلوں میں نہیں وہ جوشِ عمل ہو گیا سرد شعلہ زارِ حرم
ہائے! انجامِ کار کیا ہوگا لے نہ ڈوبے یہ انتشارِ حرم
چارہ سازِ شکستگاں! فریاد دیکھ پامالیٔ بہارِ حرم

حافظ مظہر الدین المتوفی: ۱۹۸۰ء

گھٹائیں رحمتوں کی چھا گئیں ابرِ کرم برسے
یہ عالم ہے کہ خارِ طیبہ خوشتر ہیں گلِ تر سے

یہ کس نے سازِ دل پر نغمۂ نعتِ نبی چھیڑا
صدائیں مرحبا کی آرہی ہیں ہفتِ کشور سے

زمین پاک مرقد کی بلندی کوئی کیا جانے
کہ جس کی رفعتوں کے واسطے عرشِ بریں ترسے

خوشا صدق وجلال وحکم وتقویٰ شاہِ والا کا
کوئی پوچھے ابو بکر و عمر عثمان و حیدر سے

یہ ناممکن ہے مرجھائی ہوئی کلیاں نہ کھل جائیں
گھٹا رحمت کی دیکھو وہ اٹھی اللہ کے گھر سے

ہلال و بدر میں آئی کہاں سے اتنی تابانی
کلس سے کچھ اڑائی ہے تو کچھ روئے پیمبر سے

غسالہ سیدکونین کا میری نگاہوں میں
ہزاروں درجہ بہتر فطرۂ تسنیم و کوثر سے

یہ کس نے زندگی کا صور پھونکا کوہِ فاراں پر
زمیں کیا آسماں تک گونج اٹھا اللہ اکبر سے

وہ کیوں کر قصر جنت کی طرف ہو ملتفت عارفؔ
جگہ مرقد کی طیبہ میں ملے جس کو مقدر سے

مولانا ابوالوفاء عارفؔ شاہجہانپوری رحمۃ اللہ علیہ

اَلْخِطَابُ الْفَصِيحْ لِلْحَبِيْبِ الْمَلِيحْ

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمْ

كَمَا رُوِىَ

”اَنَا اَمْلَحْ وَأَخِىْ يُوْسُفُ أَصْبَحْ“

امابعد!

ہمیں ہر وقت اللہ کے تقویٰ کا اور اس بات کا دھیان رہے کہ ہمارے قلوب حق تعالیٰ کے حبیب اور محبوب صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت سے بھرپور اور مملو ہوں۔جیسا کہ صحابہ اور تابعین نے ہمیں یہی راستہ دکھایا۔

حضرت علی کرم اللہ وجہہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی تدفین سے فراغت کے تین دن بعد ایک اعرابی پہونچا اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی قبر اطہر پر اپنے وجود کو اس نے پھینک دیا اور قبر اطہر کی مٹی مبارک اپنے سر پر ڈال کر عرض گذار ہوا:

اے اللہ کے رسول! آپ نے جو ارشادات فرمائے وہ ہم نے سنے، اللہ سے لے کر جو ہمیں آپ نے پہنچایا وہ ہم نے محفوظ کرلیا۔اور آپ پر نازل ہونے والی آیات میں یہ بھی ہے:

﴿ وَلَوْ أَنَّهُمْ إِذ ظَّلَمُوا أَنفُسَهُمْ جَاءُوكَ فَاسْتَغْفَرُوا اللَّهَ وَاسْتَغْفَرَ لَهُمُ الرَّسُولُ لَوَجَدُوا اللَّهَ تَوَّابًا رَّحِيمًا﴾

”اگر یہ آپ کے امتی اپنے جانوں پر گناہ کرکے ظلم کریں، پھر آپ کی خدمت میں حاضر ہو کر اللہ سے استغفار کریں اور اللہ کے رسول بھی ان کی مغفرت کی سفارش کریں، تو وہ ضرور اللہ کو توبہ قبول کرنے والا نہایت مہربان پائیں گے۔“

میں نے بھی اپنی جان پر ظلم کیا اور مغفرت طلب کرنے کے خاطر آپ کی خدمت میں حاضر ہوا ہوں۔

جب یہاں تک پہنچا، تو حضرت علی کرم اللہ وجہہ فرماتے ہیں کہ قبر سے آواز آئی کہ تمہاری مغفرت ہوگئی۔

١ الخطاب الفصيح للنبى المليح ﷺ

ألحَمدُ لِلّٰهِ الَّذى رَفَعَ السَّمَاءَ بِلاَ عِمَادٍ لِلنَّظَرِ، وَزَيَّنَهَا بِالسَّاطِعَاتِ وَالقَمَرِ، وَأَشهَدُ أنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰه، وَأَشهَدُ أنَّ مُحَمَّدًا عَبدُهُ وَرَسُولُهُ، هُوَ البَشِيرُ النَّذِيرُ، وَالسِّرَاجُ المُنِيرُ، سَيِّدُنَا مُحَمَّدُ نِ النَّبِي الرَّسُولُ، الَّذِيُ ألبَسَهُ اللّٰه حُلَّةَ الكَرَامَةِ وَتَاجَ القَبُولُ، وَرِضوَانُ اللّٰه عَلٰى اٰلِهِ الاَبرَارِ، وَأَصحَابِهِ الأَخيَارِ، وَعَلٰى جَمِيعِ التَّابِعِينَ، بِاِحسَانٍ اِلٰى يَومِ الدِّين،

أَمَّا بَعدُ أُوصِيكُم وَاِيَّايَ بِتَقوَى اللّٰهِ، وَأَنْ نَملَأَ قُلُوبَنَا بِحُبِّ حَبِيبِ رَبِّ العَالَمِينَ، صَلَّى اللّٰه عَلَيهِ وَسَلَّمَ، كَمَا نَرَى الصَّحَابَةَ وَتَابِعِيهِم.

۞ عَنْ أَمِيرِ المُؤمِنِينَ سَيِّدِنَا عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰه عَنهُ أَنَّهُ قَالَ: قَدِمَ عَلَينَا أَعرَابِيٌّ بَعدَمَا دَفَنَّا رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰه عَلَيهِ وَسَلَّمَ بِثَلاَثَةِ أَيَّامٍ، فَرَمىٰ بِنَفسِهِ عَلٰى قَبرِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰه عَلَيهِ وَسَلَّمَ، وَحَثَا مِنْ تُرَابِهِ عَلٰى رَأْسِهِ وَقَالَ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ، قُلتَ فَسَمِعنَا قَولَكَ، وَوَعَيتَ عَنِ اللّٰهِ مَا وَعَينَا عَنكَ.

وَكَانَ فِيمَا أُنزِلَ عَلَيكَ: ﴿وَلَو أَنَّهُم اِذ ظَّلَمُوا أَنفُسَهُم جَاءُوكَ فَاستَغفَرُوا اللّٰه وَاستَغفَرَ لَهُمُ الرَّسُولُ لَوَجَدُوا اللّٰه تَوَّابًا رَّحِيمًا﴾ وَقَد ظَلَمتُ نَفسِى، وَجِئتُكَ تَستَغفِرُ لِي. فَنُودِيَ مِنَ القَبرِ: أَنَّهُ قَد غُفِرَ لَكَ.

محمد عتبی فرماتے ہیں کہ میں مدینہ منورہ حاضر ہوا، نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی قبر اطہر کے پاس پہنچا، اتنے میں ایک اعرابی آتے ہیں، اپنے اونٹ کو بٹھا کر اس کو باندھ کر قبر شریف پر حاضری دیتے ہیں۔ انہوں نے ٹھیک طرح سے سلام پیش کیا اور بڑی اچھی دعا کی۔

اس کے بعد انہوں نے کہا کہ اے اللہ کے پیغمبر! میرے ماں باپ آپ پر قربان! اللہ نے اپنی وحی کے ساتھ آپ کو خصوصیت دی، آپ پر یہ کتاب اتاری جس میں اولین اور آخرین کا علم جمع فرما دیا۔ اس میں اس کا ارشاد ہے اور اس کا قول حق ہے:

''اگر یہ آپ کے امتی اپنے جانوں پر گناہ کر کے ظلم کریں، پھر آپ کی خدمت میں حاضر ہو کر اللہ سے استغفار کریں اور اللہ کے رسول بھی ان کی مغفرت کی سفارش کریں، تو وہ ضرور اللہ کو توبہ قبول کرنے والا نہایت مہربان پائیں گے۔''

میں بھی آپ کی خدمت میں حاضر ہوا ہوں۔ مجھے اپنے گناہوں کا اقرار ہے اور حق تعالیٰ سے آپ کی سفارش کا طلبگار ہوں۔ پھر قبر شریف کی طرف متوجہ ہو کر انہوں نے یہ اشعار پڑھے:

''جتنے انسان زمین کے نیچے مدفون ہیں، ان میں آپ کو سب پر فضیلت حاصل ہے کہ آپ کے اعضاء مبارکہ کی خوشبو سے پہاڑ اور میدان سب معطر ہیں۔

آپ وہ نبی ہیں جن کی شفاعت کی صراط مستقیم پر جس وقت قدم پھسل رہے ہوں گے امید کی جاسکتی ہے۔

میری جان اس زمین کے ٹکڑے پر قربان جو آپ کا مسکن ہے۔ اس میں عفت و جود و کرم تمام اخلاق کریمہ مدفون ہیں۔

اور آپ کے دونوں ساتھی کو بھی میں کبھی بھولوں گا نہیں۔ میری طرف سے آپ تینوں پر سلام جب تک قلم چلتے رہے۔''

پھر وہ اعرابی سوار ہو کر چلے گئے۔ مجھ پر غنودگی طاری ہوئی اور مجھے سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی خواب میں زیارت ہوئی۔ تو آپ نے مجھ سے فرمایا اے عتبی! تو اس اعرابی کے پاس جلدی سے جا اور اسے بشارت دے کہ ان اللّٰہ قد غفر لہ اللہ نے اس کی مغفرت کر دی۔

۞ قَالَ مُحَمَّدُ نِ الـعُتبِـيُّ: دَخلْتُ الْمَدِيْنَةَ فَانْتَهَيْتُ اِلٰى قَبْرِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَـلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَاِذَا أعْرَابِيٌّ يُوْضِعُ عَلٰى بَعِيْرِهِ، فَأَنَاخَهُ وَعَقَلَهُ، ثُمَّ دَخَلَ اِلٰى الْقَبْرِ الشَّرِيْفِ وَسَلَّمَ سَلاَماً حَسَناً، وَدَعَا دُعَاءً جَمِيْلاً.

ثُـمَّ قَـالَ: بِـأَبِىْ وَأُمِّـىْ يَـا رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ، اِنَّ اللّٰهَ خَصَّكَ بِوَحْيِهِ، وَأَنْزَلَ عَـلَيْكَ كِتَـابًـا جَـمَعَ لَكَ فِيْهِ عِلْمَ الْأَوَّلِيْنَ وَالْآخِرِيْنَ، وَقَالَ فِىْ كِتَابِهِ وَقَوْلُهُ الْحَقُّ:

﴿ وَلَـوْ أَنَّهُـمْ اِذ ظَّلَـمُوْا أَنْفُسَهُمْ جَاءُوْكَ فَاسْتَغْفَرُوا اللّٰهَ وَاسْتَغْفَرَ لَهُمُ الـرَّسُـوْلُ لَـوَجَدُوا اللّٰهَ تَوَّابًا رَّحِيْمًا﴾، وَقَدْ أَتَيْتُكَ مُقِرًّا بِالذُّنُوْبِ، مُسْتَشْفِعًا بِكَ اِلٰى رَبِّكَ.

ثُمَّ الْتَفَتَ اِلٰى الْقَبْرِ وَقَالَ:

يَـا خَيْـرَ مَـنْ دُفِـنَـتْ بِالْقَاعِ أَعْظَمُهُ فَـطَـابَ مِنْ طِيْبِهِنَّ الْقَاعُ وَالْأَكَمُ
أَنْـتَ الـنَّبِـىُّ الَّـذِى تُـرْجٰى شَفَاعَتُهُ عِـنْـدَ الـصِّـرَاطِ اِذَا مَـا زَلَّتِ الْقَدَمُ
نَـفْسِـى الْـفِـدَاءُ لِـقَبْـرٍ أَنْتَ سَاكِنُهُ فِيْـهِ الْـعَـفَـافُ وَفِيْـهِ الْجُوْدُ وَالْكَرَم
وَصَـاحِبَـاكَ لَا أَنْسَـاهُـمَـا أَبَـدًا مِـنِّي السَّلَامُ عَلَيْكُمْ مَا جَرَى الْقَلَمُ

ثُـمَّ رَكِـبَ رَاحِـلَتَهُ. فَغَلَبَتْنِىْ عَيْنَايَ، فَرَأَيْتُ النَّبِىَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِى النَّوْمِ، فَقَالَ لِيْ: يَا عُتْبِي، اِلْحَقِ الْأَعْرَابِيَّ، وَبَشِّرْهُ أَنَّ اللّٰهَ قَدْ غَفَرَ لَهُ،

اور سمعانی نے روایت کی کہ ابو شجاع وزیر کا جب آخری وقت قریب ہوا، اور دنیا سے عقبی کی طرف جانے کا وقت آپہونچا، تو انہیں مسجد نبوی صلی اللہ علیہ وسلم میں لایا گیا۔ قبر اطہر کے حظیرہ کے پاس پہنچ کر کھڑے روتے رہے اور فرمایا:

اے اللہ کے رسول! اللہ کا ارشاد ہے :

''اگر یہ آپ کے امتی اپنے جانوں پر گناہ کر کے ظلم کریں، پھر آپ کی خدمت میں حاضر ہو کر اللہ سے استغفار کریں اور اللہ کے رسول بھی ان کی مغفرت کی سفارش کریں، تو وہ ضرور اللہ کو توبہ قبول کرنے والا نہایت مہربان پائیں گے۔''

میں بھی آپ کے پاس آیا ہوں، مجھے اپنے گناہوں کا اعتراف ہے، اپنے جرائم کا اقرار ہے، آپ کی شفاعت کا امیدوار ہوں۔

پھر وہ روتے ہوئے واپس ہوئے اور اسی دن ان کا انتقال ہو گیا۔

جعفر صائغ نے فرمایا: امام احمد کے ایک پڑوسی تھے جو گناہوں میں آلودہ رہتے تھے۔ ایک روز وہ امام احمد کی مجلس میں آئے اور سلام کیا۔ تو امام احمد نے انہیں اچھی طرح جواب نہیں دیا اور انہیں دیکھ کر انقباض محسوس کیا۔

انہوں نے عرض کیا اے ابو عبد اللہ! آپ مجھ سے کیوں منقبض ہیں؟ میرے متعلق جو کچھ آپ کو معلوم تھا وہ سب کچھ میں چھوڑ چکا ہوں ایک خواب کی بناء پر جو میں نے دیکھا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی مجھے خواب میں زیارت ہوئی، حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

''تو میرے پاس کیوں نہیں آتا کہ مجھ سے دعا کی التجا کرے؟''

وہ فرماتے ہیں کہ میں نے کہا اے اللہ کے رسول! مجھے حیا مانع ہے، سابقہ میری زندگی کی وجہ سے مجھے شرم آتی ہے۔

آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ''اگر چہ تجھے حیا مانع ہے پھر بھی تو کھڑا ہو جا!''

میں کھڑا ہو گیا، حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے میرے حق میں دعا فرمائی۔

خواب سے بیداری کے بعد جس حالت میں ساری زندگی میں نے گذاری تھی، میرے دل میں وہ مبغوض اور ناپسندیدہ ہو گئی۔

۞ وَرَوَى السَّـمْـعَـانِـيُّ أَنَّ أَبَا شُجَاعَ الْوَزِيْرَ لَمَّا قَرُبَ أَمْرُهُ، وَحَانَ مِنَ الـدُّنْيَـا اِرْتِـحَـالُـهُ، حُمِلَ اِلَى مَسْجِدِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَوَقَفَ عِنْدَ الْحَظِيْرَةِ الشَّرِيْفَةِ وَبَكىٰ.

وَقَـالَ: يَـا رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ، قَالَ اللّٰهُ تَعَالىٰ: ﴿ وَلَوْ أَنَّهُمْ اِذْ ظَّلَمُوْا أَنْفُسَهُمْ جَـاءُوْكَ فَـاسْتَغْفَرُوا اللّٰهَ وَاسْتَغْفَرَ لَهُمُ الرَّسُوْلُ لَوَجَدُوْا اللّٰهَ تَوَّابًا رَّحِيْمًا﴾، وَقَـدْ جِـئْتُكَ مُـعْتَـرِفـاً بِـذُنُـوْبِي وَجَرَائِمِيْ، أَرْجُوْ شَفَاعَتَكَ. وَبَكىٰ وَرَجَعَ، وتُوفِّيَ في يَومِهِ.

۞ قَالَ جَعْفَرُ الصَّايِغُ: كَانَ مِنْ جِيْرَانِ الْإِمَامِ أَحْمَدَ رَجُلٌ مِّمَّنْ يُّمَارِسُ الْـمَعَاصِيْ، فَجَاءَ يَوْماً اِلىٰ مَجْلِسِ الْاِمَامِ أَحْمَدَ فَسَلَّمَ عَلَيْهِ. فَكَأَنَّ أَحْمَدَ لَمْ يَرُدَّ عَلَيْهِ رَدًّا تَامًّا، وَانْقَبَضَ عَنْهُ.

فَـقَـالَ لَـهُ يَـا أَبَـا عَبْـدِ اللّٰهِ، لِمَ تَنْقَبِضُ مِنِّي؟! فَاِنِّيْ قَدْ اِنْتَقَلْتُ عَمَّا كُنْتَ تَعْهَدُ مِنِّي، بِرُؤْيَا رَأَيْتُهَا: رَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي النَّوْمِ.

فَـقَـالَ لِـيْ رَسُـوْلُ اللّٰهِ صَـلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((يا فُلاَنُ لِمَ لاَ تَقُوْمُ اِلَيَّ فَتَسْأَلُنِي أَدْعُوْ لَكَ؟)).

قَالَ: قُلْتُ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ، يَقْطَعُنِي الْحَيَاءُ؛ لِقُبْحِ مَا أَنَا عَلَيْهِ.

فَقَالَ: ((اِنْ كَانَ يَقْطَعُكَ الْحَيَاءُ، فَقُمْ أَدْعُ لَكَ)).

قَالَ: فَقُمْتُ فَدَعَا لِيْ، فَانْتَبَهْتُ وَقَدْ بَغَّضَ اللّٰهُ اِلَيَّ مَا كُنْتُ عَلَيْهِ.

امام احمد رحمۃ اللہ علیہ اپنے اصحابِ مجلس اور تلامذہ کو یہ قصہ سنایا کرتے اور اس کو بیان کرنے کی وصیت فرمایا کرتے اور ارشاد فرماتے کہ اس میں بڑا نفع ہے۔

اللہ ہمیں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی توجہات عالیہ اور عنایات سے متمتع فرمائے اور ہمیں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے عشاق اور احباء میں سے بنائے۔ آمین۔

وَكَانَ الْإِمَامُ أَحْمَدَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ يُوصِي أَصْحَابَهُ بِحِفْظِ هٰذِهِ الْحِكَايَةِ، وَالتَّحَدُّثِ بِهَا وَيَقُولُ: إِنَّهَا نَافِعَة.

مَتَّعَنَا اللّٰهُ جَمِيعًا بِالْعِنَايَاتِ وَالتَّوَجُّهَاتِ النَّبَوِيَّةِ وَجَعَلَنَامِنْ عُشَّاقِهِ وَأَحِبَّائِهِ.

أَعُوذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ، بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيمِ، اِنَّا أَرْسَلْنَاكَ شَاهِداً وَّمُبَشِّراً وَّنَذِيراً. لِتُؤْمِنُوا بِاللّٰهِ وَرَسُولِهِ وَتُعَزِّرُوهُ وَتُوَقِّرُوهُ، وَتُسَبِّحُوهُ بُكْرَةً وَّاَصِيلًا. بَارَكَ اللّٰهُ لَنَا وَلَكُمْ فِيْ الْقُرْآنِ الْعَظِيمِ وَنَفَعَنَا وَإِيَّاكُمْ بِالْآيَاتِ وَالذِّكْرِ الْحَكِيمِ اِنَّهُ تَعَالٰى جَوَادٌ كَرِيمٌ مَلِكٌ بَرٌّ رَؤُفٌ رَّحِيمٌ. فَاسْتَغْفِرُوهُ اِنَّهُ هُوَ الْغَفُورُ الرَّحِيمُ.

اما بعد:

ہم میں سے ہر ایک کو ہر وقت دو خوف ساری زندگی در پیش رہنے چاہئیں:

ایک یہ کہ اگر قبر میں، حشر میں شفیع المذنبین صلی اللہ علیہ وسلم نے اگر مجھے نہ پہچانا تو میرا کیا بنے گا؟ اور وہاں اگر میں سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس نہ پہنچ پایا اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو نہ پہچان سکا تو وہاں حشر میں میرا کیا حشر بنے گا؟

اسی لئے سیدنا ابوبکر اور سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہما نے جب یہ حضرات حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز جنازہ ادا فرما رہے تھے، تو اپنی نماز جنازہ کے دوران حق تعالیٰ شانہ سے خصوصیت کے ساتھ یہی التجا کی ہے۔ کہ الٰہی! حضور ہمیں پہچان لیں اور ہم حضور کو پہچان لیں۔

جیسا کہ روایت ہے کہ یہ دونوں حضرات حضور پاک صلی اللہ علیہ وسلم کو کفن میں رکھے جانے کے بعد آپ کی خدمت میں پہونچے،

١ الخطاب الفصيح للنبى المليح ﷺ

أَلْـحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِي خَلَقَ آدَمَ وَنَفَخَ فِيْهِ رُوْحًا وَاصْطَفَاهُ لِلرِّسَالَةِ كَمَا اصْطَفٰى اِدْرِيْسَ وَنُوْحًا وَاتَّخَذَ اِبْرَاهِيْمَ خَلِيْلاً وَمُوْسٰى كَلِيْمًا وَاِسْمَاعِيْلَ ذَبِيْحًا وَنَصَرَ هُوْدًا وَأَلَانَ لِدَاوٗدَ حَدِيْدًا وَسَخَّرَ لِسُلَيْمَانَ رِيْحًا وَأَيَّدَ صَالِحًا بِآيَاتِهِ وَهَارُوْنَ بِرِسَالَاتِهِ وَجَعَلَ الْمَسِيْحَ رُوْحًا وَعَلَّمَ يُوْسُفَ تَأْوِيْلَ الْمَنَامِ وَخَصَّ بِالْحِكْمَةِ لُقْمَانَ فَمَلَأَ بِهَا قَلْبَهُ حِيْنَ نَامَ.

وَأَشْهَدُ أَنْ لَّا اِلٰـهَ اِلَّا اللّٰه وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُوْلُهُ خَيْرَ الْأَنَامِ وَعَلٰى آلِهِ وَصَحْبِهِ الَّذِيْنَ فَازُوْا بِالْمَرَامِ.

أَمَّا بَعْدُ أُوْصِيْكُمْ وَنَفْسِيْ بِتَقْوَى اللّٰهِ وَأَنْ نَسْتَعِدَّ بِالْقَوْلِ وَالْعَمَلِ وَالْمَحَبَّةِ وَالْعَظْمَةِ لِلِقَاءِ الرَّسُوْلِ الْمُجْتَبٰى وَالْمُصْطَفٰى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَيُفَكِّرُ كُلُّ وَاحِدٍ مِنَّا بَيْنَ الْمَخَافَتَيْنِ لَوْلَا يَعْرِفُنِيْ شَفِيْعُ الْمُذْنِبِيْنَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ أَوْ لَا أَعْرِفُهُ فَاِلٰى أَيْنَ يَكُوْنُ لِيَ الْمَصِيْرُ؟

كَمَا عَلَّمَنَا الشَّيْخَانُ سَيِّدُنَا أَبُوْ بَكْرِنِ الصِّدِّيْقُ وَسَيِّدُنَا عُمَرَ الْفَارُوْقُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا لِأَنَّهُمَا لَمَّا وَصَلَا اِلَى النَّبِيِّ الْمُصْطَفٰى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعْدَمَا أُدْرِجَ فِي الْأَكْفَانِ

تو انہوں نے پہلے سلام عرض کیا السلام علیک ورحمۃ اللہ پھر دعا کی کہ

"اے خدا! ہم گواہ ہیں کہ محبوب رب العالمین صلی اللہ علیہ وسلم نے سب کچھ پہنچا دیا جو آپ کی طرف وحی کی گئی تھی اور آپ نے اپنی امت کی ہر طرح سے خیر خواہی فرمائی اور اللہ کے راستہ میں مصروفِ جہاد رہے، یہاں تک کہ اللہ نے اپنے دین کو عزت دی اور خدا کا کلمہ تام ہو گیا۔

اب اے خدا! تو ہمیں ان میں سے بنا دے جو اس قول کی پیروی کرتے ہیں جو آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر اتارا گیا، اور ہمیں اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو روز محشر اکٹھا رکھیو، اس طرح کہ حضور ہمیں پہچانیں اور ہم حضور کو پہچانتے ہوں۔ یقیناً آپ ایمان والوں کے ساتھ بہت ہی شفقت رکھنے والے، بڑے مہربان ہیں۔

اس کے سوا اے خدا! ہم ایمان کا نہ اور کوئی بدلہ چاہتے ہیں اور نہ اس کی کسی قیمت کا ہمارا تجھ سے مطالبہ ہے۔ بس صرف یہی مطالبہ ہے کہ زندگی میں آپ کی اتباع ہم کر پائیں، دوسرا یہ کہ روز محشر ہم حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو پہچان پائیں اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم ہمیں پہچان لیں کہ یہ میرا ہے۔

صدیق اکبر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ وہ فرمایا کرتے تھے کہ حضور پاک صلی اللہ علیہ وسلم پر درود گناہوں کو ٹھنڈے پانی کے آگ کو بجھانے سے بھی زیادہ جلد مٹانے والا ہے اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم پر درود غلاموں کو آزاد کرنے سے بھی زیادہ فضیلت رکھتا ہے۔ اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت کی اہمیت رگِ جان میں چلنے والے خون سے زیادہ ہے کہ قلب کی رگوں میں چلنے والے خون پر اس فانی زندگی کا مدار ہے اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت نہ ہو تو دائمی عقبیٰ تباہ ہو جاتی ہے۔

دوسری ایک روایت میں وارد ہے کہ حب رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ و سلم افضل من ضرب السیف فی سبیل اللّٰہ کہ حضور کی محبت قتال فی سبیل اللہ سے بھی زیادہ فضیلت رکھتا ہے۔

اور حضرت حسن بصری جب کھجور کے تنہ کے حضور کے فراق میں رونے کا قصہ بیان فرماتے، تو روتے جاتے تھے اور روتے ہوئے فرماتے:

اے اللہ کے بندو! خشک لکڑی تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی خاطر حضور کی محبت میں رو پڑے۔ تو تم پر تو زیادہ اس بات کا حق ہے کہ تمہیں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی ملاقات کا شوق اور محبت زیادہ ہونی چاہئے۔

فَقَالَا اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ   أَللّٰهُمَّ إِنَّا نَشْهَدُ أَنَّهُ قَدْ بَلَّغَ مَا أُنْزِلَ إِلَيْهِ وَنَصَحَ لِأُمَّتِهِ وَجَاهَدَ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ   حَتّٰى أَعَزَّ اللّٰهُ دِيْنَهُ وَتَمَّتْ كَلِمَتُهُ. فَاجْعَلْنَا يَا إِلٰهَنَا مِمَّنْ يَّتَّبِعُ الْقَوْلَ الَّذِيْ أُنْزِلَ مَعَهُ   وَاجْمَعْ بَيْنَنَا وَبَيْنَهُ حَتّٰى يَعْرِفُنَا وَنَعْرِفُهُ   فَإِنَّهُ كَانَ بِالْمُؤْمِنِيْنَ رَؤُفًا رَّحِيْمًا   لَا نَبْتَغِيْ بِالْإِيْمَانِ بَدَلًا وَلَا نَشْتَرِيْ بِهِ ثَمَنًا.

رُوِيَ عَنْ أَبِىْ بَكْرِ الصِّدِّيْقِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّهُ كَانَ يَقُوْلُ: ((اَلصَّلَاةُ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، أَمْحَقُ لِلذُّنُوْبِ مِنَ الْمَاءِ الْبَارِدِ لِلنَّارِ، وَالسَّلَامُ عَلَيْهِ أَفْضَلُ مِنْ عِتْقِ الرِّقَابِ)).

وَحُبُّ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَفْضَلُ مِنْ مُهَجِ الْأَنْفُسِ، وَ ضَرْبِ السَّيْفِ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ.

۞ وَكَانَ الْحَسَنُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ إِذَا حَدَّثَ حَنِيْنَ الْمِنْبَرِ وَالنَّخْلَةِ، بَكٰى وَقَالَ: يَا عِبَادَ اللّٰهِ! اَلْخَشَبَةُ تَحِنُّ إِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَوْقًا إِلَيْهِ لِمَكَانِهِ، فَأَنْتُمْ أَحَقُّ أَنْ تَشْتَاقُوْا إِلٰى لِقَائِهِ.

حضرت امام مالک رحمۃ اللہ علیہ کے سامنے جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا تذکرہ آتا تو ان کا رنگ بدل جاتا، قوت رخصت ہوجاتی، آپ کے شرکاءِ مجلس پر بھی اس کا بھاری اثر ہوتا۔

سید القراء محمد بن منکدر کے شاگردوں کا بیان ہے کہ کبھی بھی ہم ان سے کسی حدیث کے متعلق سوال کرتے تو جواب سے پہلے وہ رو پڑتے۔ اتنا روتے کہ ہمیں ان پر ترس آنے لگتا۔

جعفر بن محمد کی ایک خصوصی صفت دل لگی اور ہنسی مذاق کی تھی، لیکن جب ان کے سامنے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا نام نامی لیا جاتا تو رنگ پیلا پڑ جاتا اور کبھی آپ بلا وضو حدیث پاک کو زبان پر نہیں لائے۔

اور عبدالرحمٰن بن قاسم نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا تذکرہ فرماتے تو ہم لوگ ان کا رنگ دیکھتے رہتے۔ اتنا سرخ ہوجاتا گویا کہ خون پھوٹ پڑا ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے رعب اور ہیبت کے مارے آپ کے منہ میں زبان خشک ہوکر چپک جاتی۔

عامر بن عبداللہ بن زبیر کے سامنے حضور پاک صلی اللہ علیہ وسلم کا ذکر مبارک ہوتا تو اتنا روتے کہ آنکھوں میں آنسو رہنے نہ پائیں۔

امام زہری کے سامنے جب تم آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا تذکرہ کرو تو ایسے ہوجاتے جیسے آپ میں اور ان میں کوئی جان پہچان ہی نہیں ہے۔ ہمیشہ کے حاضر باشوں کو بھی نہ پہچان پاتے۔

۞ وَكَـانَ مَـالِكُ بْنُ أَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اِذَا ذُكِرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَغَيَّرُ لَوْنُهُ وَيَنْحَنِيْ حَتّٰى يَصْعَبُ ذٰلِكَ عَلٰى جُلَسَائِهِ.

۞ وَكَـانَ مُـحَمَّدُ بْنُ الْمُنْكَدِرِ سَيِّدَ الْقُرّاءِ، فَكَانَ تَلَامِذَتُهُ يَقُوْلُوْنَ، لَا نَكَادُ نَسْأَلُهُ عَنْ حَدِيْثٍ أَبَدًا، اِلَّا بَكٰى حَتّٰى نَرْحَمَهُ.

۞ جَعْفَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا ـ وَكَانَ كَثِيْرَ الدُّعَابَةِ وَالتَّبَسُّمِ ـ فَـاِذَا ذُكِـرَ عِـنْـدَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، اِصْفَرَّ لَوْنُهُ، وَمَا رَأَيْتُهُ يُحَدِّثُ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلَّا عَلٰى طَهَارَةٍ.

۞ كَـانَ عَبْـدُ الـرَّحْـمٰنِ بْنُ الْقَاسِمِ يَذْكُرُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَـنَـنْـظُـرُ اِلٰى لَوْنِهِ كَأَنَّهُ نَزَفَ مِنَ الدَّمِ، وَقَدْ جَفَّ لِسَانُهُ فِيْ فَمِهِ هَيْبَةً لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

۞ عَـامِـرُ بْـنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الزُّبَيْرِ، وَاِذَا ذُكِرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عِنْدَ عَامِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الزُّبَيْرِ، بَكٰى حَتّٰى لا يَبْقٰى فِيْ عَيْنَيْهِ دُمُوْعٌ.

۞ وَاِذَا ذَكَـرْتَ الـنَّبِـيَّ صَـلَّـى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَمَامَ الزُّهْرِيِّ، فَكَأَنَّهُ مَا عَرَفَكَ وَلَا عَرَفْتَهُ.

اور صفوان بن سلیم جو بہت زیادہ مجاہدہ کرنے والے عبادت گذاروں میں سے تھے، جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا تذکرہ ان کے سامنے ہوتا تو رو پڑتے، پھر روتے رہتے یہاں تک کہ لوگ انہیں چھوڑ کر چلے جاتے۔

اللہ تعالیٰ بارگاہ نبوی کا کماحقہ ادب اور بارگاہ نبوی کی عظمت ہمارے دلوں میں پیدا فرمائے۔

۞ وَصَفْوَانُ بْنُ سُلَيْمٍ ـ وَكَانَ مِنَ الْمُتَعَبِّدِيْنَ الْمُجْتَهِدِيْنَ ـ فَإِذَا ذُكِرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَكىٰ، فَلَا يَزَالُ يَبْكِيْ حَتّٰى يَقُوْمَ عَنْهُ النَّاسُ وَيَتْرُكُوْنَهُ.

جَعَلَنَا اللّٰهُ مِنْ هٰؤُلَاءِ الْمُتَأَدِّبِيْنَ بِجَنَابِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيْمِ، بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ، اِنَّا أَرْسَلْنَاكَ شَاهِدًا وَّمُبَشِّرًا وَّنَذِيْرًا وَدَاعِيًا اِلَى اللّٰهِ بِاِذْنِهِ وَسِرَاجًا مُّنِيْرًا، بَارَكَ اللّٰهُ لَنَا وَلَكُمْ فِيْ الْقُرْآنِ الْعَظِيْمِ وَنَفَعَنَا وَاِيَّاكُمْ بِالْآيَاتِ وَالذِّكْرِ الْحَكِيْمِ، اِنَّهُ تَعَالٰى جَوَادٌ كَرِيْمٌ مَلِكٌ بَرٌّ رَؤُفٌ رَحِيْمٌ، فَاسْتَغْفِرُوْهُ اِنَّهُ هُوَ الْغَفُوْرُ الرَّحِيْمُ.

جو آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر دس دفعہ درود شریف پڑھے، تو اسے دس غلام باندیوں کے آزاد کرنے کا ثواب ملے گا۔

جو آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر دس دفعہ یا اس سے زیادہ درود شریف پڑھے، اللہ تعالی اسے فزع اکبر کے دن (سخت گھبراہٹ والے دن) امن دے گا۔

Second Khutbah **الخطبة الثانية** دوسرا خطبہ

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ نَحْمَدُهُ وَنَسْتَعِيْنُهُ وَنَسْتَغْفِرُهُ وَنُؤْمِنُ بِهِ وَنَتَوَكَّلُ عَلَيْهِ

وَنَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنْ شُرُوْرِ اَنْفُسِنَا وَمِنْ سَيِّآتِ اَعْمَالِنَا

مَنْ يَهْدِهِ اللّٰهُ فَلَا مُضِلَّ لَهُ وَمَنْ يُضْلِلْ فَلَا هَادِىَ لَهُ

وَنَشْهَدُ اَنْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيْكَ لَهُ

وَنَشْهَدُ اَنَّ سَيِّدَنَا وَنَبِيَّنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُوْلُهُ.

صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهِ وَصَحْبِهِ وَبَارَكَ وَسَلَّمَ تَسْلِيْمًا كَثِيْرًا

أَمَّا بَعدْ

وَقَدْ أَمَرَنَا اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ أَنْ نُصَلِّىَ عَلٰى نَبِيِّهِ الْأَجْمَلْ

فَقَالَ تَبَارَكَ وَتَعَالٰى

﴿ اِنَّ اللّٰهَ وَمَلَائِكَتَهُ يُصَلُّوْنَ عَلَى النَّبِىْ يَا اَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا صَلُّوْا عَلَيْهِ وَسَلِّمُوْا تَسْلِيْمًا ﴾

اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلٰى سَيِّدِنَا وَنَبِيِّنَا وَمَوْلَانَامُحَمَّدْ

وَعَلٰى اٰلِ سَيِّدِنَا وَنَبِيِّنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدْ

وَعَلٰى اَصْحَابِ سَيِّدِنَا وَنَبِيِّنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدْ

وَعَلٰى اَزْوَاجِ سَيِّدِنَا وَنَبِيِّنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدْ

وَقَدْ اُمِرْنَا بِالصَّلَاةِ عَلَيْهِ بِالسُّنَنِ وَالْاٰيَاتِ

فَمَنْ صَلّٰى عَلَيْهِ عَشْرَ مَرَّاتْ كَانَ لَهُ عَدْلُ عَشْرِ رِقَابْ

مَنْ صَلّٰى عَلَيْهِ عَشْرًا أَوْ أَكْثَرْ أَمَّنَهُ اللّٰهُ يَوْمَ الفَزَعِ الْاَكْبَرْ

جو آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر اپنے گھر میں داخل ہوتے وقت درود پڑھے، اللہ تعالی اس کی روزی اور اپنی طرف سے انعامات میں وسعت فرمائیں گے۔

جو آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر کسی مجلس میں درود شریف پڑھے، تو اسے اللہ تعالی اس مجلس میں جو لغو گفتگو رہی ہو گی اس کا کفارہ بنا دیں گے۔

جو آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر کسی کتاب میں درود لکھے، تو جب تک وہ تحریر پڑھی جاتی رہے گی، لکھنے والے کو برابر ثواب ملتا رہے گا۔

جو حضور پر نور صلی اللہ علیہ وسلم کے چہرۂ پر نور کی محبت دل میں رکھے گا، تو اسے جنات نعیم میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ رکھا جائے گا۔

اے ہمارے معبود! اے ہمارے حبیب صلی اللہ علیہ وسلم کے معبود! ہم تجھ سے فردوس اعلیٰ میں نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کی مرافقت کا سوال کرتے ہیں،

اور اس جماعت کی رفاقت چاہتے ہیں جو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا ساتھ دینے کے لئے مکہ مکرمہ میں دار ارقم میں موجود رہتے تھے۔

اور مہاجرین اور انصار اور ان کے متبعین کی رفاقت چاہتے ہیں بالخصوص حضرات خلفاء اربعہ رضی اللہ عنہم، ان صحابہ کرام کی جو بدر و حنین اور تمام غزوات میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے رفیق بنے۔

اور امہات المؤمنین آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی ازواج مطہرات، اہل بیت، اور حضرات شیخین: ابو بکر و عمر اور ختنین: دونوں محبوب داماد عثمان و علی رضی اللہ عنہم کی فردوس اعلیٰ میں مرافقت کا تجھ سے سوال کرتے ہیں۔

مَنْ صَلّٰى عَلَيْهِ عِنْدَ دُخُوْلِ بَيْتِهٖ وَسَلَّمْ وَسَّعَ اللّٰهُ عَلَيْهِ رِزْقَهُ وَأَنْعَمْ
مَنْ صَلّٰى عَلَيْهِ فِى الْمَجْلِس كَفَّرَ اللّٰهُ مِنَ اللَّغَطِ فِى ذٰلِكَ الْمَجْلِسْ
مَنْ كَتَبَ الصَّلَاةَ عَلَيْهِ فِى الْكِتَابْ لَمْ يَزَلْ فِى أَجْرٍ وَّثَوَابْ مَا قُرِءَ ذٰلِكَ الْكِتَابْ
فَمَنْ أَحَبَّ وَجْهَهُ الْكَرِيمْ كَانَ مَعَهُ فِى جَنَّاتِ النَّعِيمْ
اِلٰهَنَا وَاِلٰهَ حَبِيْبِنَا
نَسْئَلُ مِنكَ مُرَافَقَةَ نَبِيِّنَا وَحَبِيْبِنَا صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمْ فِى الْفِرْدَوْسِ الْاَعْلٰى
وَنَسْئَلُ مُرَافَقَةَ الَّذِيْنَ كَانُوْا مَعَ النَّبِيِّ الْاَكْرَمْ
اَلَّذِيْنَ كَانُوْا مَعَهُ بِمَكَّةَ فِىْ دَارِ أَرْقَمْ
وَنَسْئَلُ مُرَافَقَةَ الْمُهَاجِرِيْنَ وَالْاَنْصَارِ وَالَّذِيْنَ اتَّبَعُوْهُمْ بِاِحْسَانْ
مِنْ أَبِى بَكْرٍ وَعُمَرْ وَعَلِى وَعُثْمَانْ
وَمُرَافَقَةَ الَّذِيْنَ كَانُوْا مَعَهُ فِى الْغَزَوَاتِ وَبَدْرٍ وَّحُنَينْ
وَ أَزْوَاجِهِ وَأَهْلِ الْبَيْتِ وَالشَّيْخَيْنِ وَالْخَتَنَينْ
رَبَّنَا آتِنَا فِى الدُّنْيَا حَسَنَةً وَّفِى الْاٰخِرَةِ حَسَنَةً وَّقِنَا عَذَابَ النَّارْ
عِبَادَ اللّٰهْ رَحِمَكُمُ اللّٰهْ
اِنَّ اللّٰهَ يَأْمُرُ بِالْعَدْلِ وَالْاِحْسَانِ وَاِيْتَاءِ ذِى الْقُرْبٰى وَيَنْهٰى عَنِ الْفَحْشَاءِ وَالْمُنْكَرِ
وَالْبَغْيِ يَعِظُكُمْ لَعَلَّكُمْ تَذَكَّرُونْ
اُذْكُرُوا اللّٰهَ يَذْكُرْكُمْ وَادْعُوْهُ يَسْتَجِبْ لَكُمْ وَلَذِكْرُ اللّٰهِ اَكْبَرُ
وَاللّٰهُ يَعْلَمُ مَا تَصْنَعُونْ
.....

سرورِکونین صلی اللہ علیہ وسلم کی والدہ ماجدہ سیدہ آمنہ رضی اللہ عنہا نے اپنی وفات سے قبل حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو مخاطب فرما کر جو اشعار پڑھے تھے، وہ یہ ہیں:

بَارَکَ فِیْکَ اللّٰہُ مِنْ غُلَامٍ — یَا ابْنَ الَّذِیْ مِنْ حَوْمَۃِ الْحَمَامِ
نَجَا بِعَوْنِ الْمَلِکِ الْمِنْعَامِ — فُوْدِیَ غَدَاۃَ الضَّرْبِ بِالسِّهَامِ
بِمِائَۃٍ مِّنَ اِبِلٍ سَوَامٍ — اِنْ صَحَّ مَا أَبْصَرْتُ فِیْ مَنَامِیْ
فَأَنْتَ مَبْعُوْثٌ اِلٰی الْأَنَامِ — مِنْ عِنْدِ ذِی الْجَلَالِ وَالْاِکْرَامِ
تُبْعَثُ فِیْ الْحِلِّ وَفِیْ الْحَرَامِ — تُبْعَثُ بِالتَّحْقِیْقِ وَالْاِسْلَامِ
دِیْنُ أَبِیْکَ الْبَرِّ اِبْرَاهَامِ — تُبْعَثُ بِالتَّخْفِیْفِ وَالْاِسْلَامِ
فَاللّٰہُ أَنْهَاکَ عَنِ الْأَصْنَامِ — أَنْ لَّا تُوَالِیَهَا مَعَ الْأَقْوَامِ

تو ہے وہ نقطۂ انوارِ فیضانِ خداوندی
کہ جس سے نور ساماں ہے فضائے بزمِ امکانی
بنے اگلے نبی تجھ سے ہوئے پچھلے ولی تجھ سے
ترے ہی فیض سے ارزاں ہوئی شاہوں کو سلطانی
مقاماتِ عروجِ روح تم سے ہیں نہ تم ان سے
ہے سورج خود سے روشن اور شعاعیں اس سے نورانی
نبوت ہی نہیں ختمِ نبوت کے ہو تم حامل
ستارے انبیاء ہیں اور تم ہو مہرِ نورانی
زمینی طاقتوں کا منتہا ہے ایٹمی ذرہ
خدائی طاقتوں کا منتہا ہے ذاتِ نورانی
کمالات نبوت ختم ہیں ذاتِ مقدس پر
نہ ہو ختمِ زمانی کیوں نہ پھر طغرائے پیشانی
براقِ برق پا تختِ رواں تھا ذاتِ اقدس کا
قدم کیا لیتا آکر منجمد تختِ سلیمانی

حضرت مولانا قاری محمد طیب صاحب رحمۃ اللہ علیہ